خصوصی شمارہ

آج

123

2023

ترتیب

اجمل کمال

صدیق عالم

کا مکمل ناول

مرگِ دوام

CITY PRESS

123

ترتیب: اجمل کمال

Aaj-123

Editor: Ajmal Kamal

A

CITY PRESS BANGALORE

publication

in collaboration with

Aaj ki Kitabain, Karachi

Publisher

Gouri Patwardhan

citypressbangalore@gmail.com

© Gouri Patwardhan, Ajmal Kamal 2021

All rights reserved. No part of this book may be reproduced or transmitted in any form or by any means whatsoever without express written permission from the publisher.

All views/opinions/perspectives expressed in the published text represent those of the respective author(s) and do not necessarily reflect the publishers' policy.

First City Press Bangalore edition: 2021

ابرار احمد

(1954-2021)

اور

وحید رضا بھٹی

(1950-2024)

کی یاد میں

صدیق عالم

مرگِ دوام

(ناول)

زندگی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا، موت اس سے
زیادہ حیرت انگیز کیوں نہیں ہو سکتی؟

ولادیمیر نباکوف

پہلا باب

اجنبی

1

اس سے اب تک میری تین ملاقاتیں ہو چکی ہیں، مگر آج بھی اگر وہ میرے سامنے آجائے تو میں شاید ہی اسے پہچان پاؤں۔

2

اس سے میری پہلی ملاقات آفس کے پیشاب خانے میں ہوئی تھی، ایک ایسا پیشاب خانہ جہاں پیشاب کی سڑاند سے انسان کی برسوں سے سوئی ہوئی ناک جاگ جائے۔

دن کے دو بج رہے تھے اور میں اپنے کمرے سے نکل کر تیز قدموں سے لابی پار کرتے ہوئے پیشاب خانے کے اندر داخل ہوا تھا۔ یہ پیشاب خانہ سکریٹریٹ میں کام سے آنے والے

عام لوگوں کے لیے مخصوص تھا جبکہ اس کی ہر منزل پر افسروں کے لیے الگ سے ایک پیشاب خانہ بنا ہوا تھا جس کی ایک کنجی افسر ہونے کی حیثیت سے میرے پاس بھی رہا کرتی تھی۔ یہی نہیں، وہاں پر صاف صفائی اور بدبو سے رہائی کا قدرے بہتر انتظام تھا کیونکہ پیشاب دانوں میں نہ صرف با قاعدگی سے کپور کی گولیاں ڈالی جاتی تھیں بلکہ گندی ہوا کی نکاسی کے لیے دیوار پر لگائے گئے پنکھے طوفانی رفتار سے چکر لگایا کرتے۔ مگر اس کا کیا کیا جائے کہ ہر بار اس کے دروازے کا قفل کھولنا اور پھر اسے بند کرنا اس چھوٹے سے کام کے لیے مجھے بوجھ لگتا، اس لیے میں عوامی پیشاب خانے کو ہی اس کی گندگی اور بدبو کے باوجود ترجیح دیتا۔

اس کی ایک دوسری وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ افسروں کے لیے مخصوص پیشاب خانہ میرے کمرے سے کافی دور ہمارے سکریٹری کے چیمبر کے باہر بنا ہوا تھا جبکہ عام لوگوں کے لیے بنایا گیا پیشاب خانہ میرے کمرے کے بالکل قریب واقع تھا جسے لابی سے گزرتے وقت میرے لیے نظر انداز کرنا مشکل ہو جاتا۔

لابی زیادہ لمبی نہیں تھی مگر اُس دن پار کرتے ہوئے مجھے وہ کچھ زیادہ ہی لمبی لگ رہی تھی۔ اس کی ایک نفسیاتی وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ اُن دنوں مجھے اپنے پیشاب پر قابو پانا مشکل ہوتا جا رہا تھا جو ہو سکتا ہے حد سے زیادہ شراب نوشی کا نتیجہ ہو۔ اوپر سے ایک اہم فائل نپٹانے کے چکر میں میں

بہت دیر سے پیشاب روکے ہوئے تھا، یہاں تک کہ میرا ٹفن کا وقت بھی گزر چکا تھا۔ کام ادھورا چھوڑنا میری فطرت میں شامل نہیں، اس سے قطع نظر کہ اس ملک میں سرکاری کام کبھی پورے نہیں ہوتے۔

پیشاب خانے میں داخل ہوتے وقت (مہینوں قبل اس کے دونوں کواڑ قبضوں سمیت نکال کر لابی میں کھڑے کر دیے گئے تھے) وہ مجھے بیسن کے سامنے کھڑا نظر آیا جس کا نل بند پڑا تھا۔ وہ میرے لیے سکریٹریٹ میں آنے والا ایک عام آدمی تھا جسے لابی میں یا اپنے کمرے کے باہر یا لفٹ کے اندر یا باہر پارکنگ ایریا میں آئے دن میں دیکھا کرتا ہوں، دوسرے لفظوں میں ایک افسر کے طور پر وہ میرے لیے کسی اہمیت کا حامل نہ تھا۔ ویسے بھی اس وقت مجھے اپنے اصلی کام سے نپٹ کر آفس لوٹنے کی جلدی تھی جہاں لوگ کمرے کے باہر کھڑے میرا انتظار کر رہے ہوں گے اور ہو سکتا ہے دل ہی دل میں مجھے گالیاں دے رہے ہوں۔

پتلون کی زِپ کھولتے وقت سر داہنے کندھے پر موڑ کر میں نے اس پر ایک سرسری نظر ڈالی۔ وہ ایک لمبے قد کا انسان تھا جو کافی نیچے جھکا ہوا، دنیا و مافیہا سے بے خبر، آئینے کے اندر گھور رہا تھا۔ آئینے کا اوپر کا حصہ ٹوٹ جانے کی وجہ سے اسے سر اتنا نیچے کرنا پڑا تھا کہ اس کے دونوں کندھے ابھر آئے تھے جبکہ کان کی لوئیں بلب کی روشنی میں تمتما رہی تھیں۔